اِمام اَبُو حَنِیفہ رضی اللہ عنہ

اِمام الأئمۃ فی الحدیث

(جلد اوّل)

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

منہاج القرآن پبلیکیشنز

تحقیق و تدوین:

حافظ فرحان ثنائی

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365-ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 042-111-140-140

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 042-7237695

www.Minhaj.org - sales@Minhaj.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَـولَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیبِکَ خَیرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

مُـحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَونَینِ وَالثَّقَلَینِ

وَالْفَرِیقَینِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب : اِمام اَبو حنیفہ رضی اللہ عنہ اِمام الائمۃ فی الحدیث

خطبات و دراسات : شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

تحقیق و تدوین : حافظ فرحان ثنائی

نظرِ ثانی : ڈاکٹر علی اَکبر الازہری

پروف ریڈنگ : محمد وسیم الشحمی

زیرِ اِہتمام : فرید ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk

مطبع : منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور

اِشاعتِ اَوّل : ستمبر 2007ء

تعداد : 1,100

قیمت پریمئر کاغذ : 400/- روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاجُ القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	اِمام اَبو حنیفہ رضی اللہ عنہ اِمام الائمۃ فی الحدیث
خطبات و دراسات	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تدوین	:	حافظ فرحان ثنائی
نظرِ ثانی	:	ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
پروف ریڈنگ	:	محمد وسیم الشحمی
زیرِ اِہتمام	:	فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ Research.com.pk
مطبع	:	منہاجُ القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اَوّل	:	ستمبر 2007ء
تعداد	:	1,100
قیمت اِمپورٹڈ کاغذ	:	-/520 روپے

نوٹ: شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور ریکارڈڈ خطبات و لیکچرز سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لیے **تحریکِ منہاجُ القرآن** کے لیے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاجُ القرآن پبلی کیشنز)

sales@minhaj.org

اِجمالی فہرست

عنوانات	صفحہ
❁ مُقَدِّمَۃ	۳۷
باب اوّل	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت، نسب اور بلند پایہ فقاہت کا بیان	۴۵
باب دوم	
فہمِ قرآن و حدیث کے لئے فقہ کی ناگزیریت	۸۱
باب سوم	
عِلْمُ الْحَدِیث اور فِقْهُ الْحَدِیث میں فرق	۱۰۳
باب چہارُم	
امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے حق میں بشارتِ نبوی	۱۷۱
باب پنجم	
ائمۂ فقہ و حدیث میں صرف امامِ اعظم رضی اللہ عنہ ہی تابعی ہیں	۲۶۵
باب ششم	

www.MinhajBooks.com

عنوانات	صفحہ
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اخذِ علم الحدیث کے مراکز	۳۰۹
باب ہفتم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہیں	۳۶۱
باب ہشتم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، نو (۹) ائمہ اہلِ بیتِ نبوی کے علم الحدیث کے وارث ہیں	۴۲۷
باب نہم	
امام اعظم رضی اللہ عنہ، اکابر تابعین کے علم الحدیث کے وارث ہیں	۴۷۹
باب دہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شیوخِ حدیث اور اُن کی ثقاہت	۵۶۵
باب یازدہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، امام بخاریؒ کے شیخ الشیوخ ہیں	۵۹۳
باب دوازدہم	

www.MinhajBooks.com منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

صفحہ	عنوانات
۶۲۹	امام بخاریؒ کی ثلاثیات کے راوی بھی امامِ اعظمؒ کے تلامذہ ہیں
	باب سیزدہم
۶۵۳	امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، ائمہ صحاحِ ستّہ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے شیوخ میں سے ہیں
	باب چہاردہم
۷۱۹	امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے امام بخاریؒ کے عدمِ روایت کی وجوہات پر بحث و تحقیق
	باب پانزدہم
۷۷۳	امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث
۸۶۱	۞ مآخذ و مراجع

www.MinhajBooks.com

فہرس

صفحہ	عنوانات
۳۷	مُقدّمہ
	باب اوّل
۴۵	امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادت، نسب اور بلند پایہ فقاہت کا بیان
۴۷	ا۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی ولادتِ باسعادت
۵۳	اہم علمی نکتہ
۵۳	۲۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نام اور کنیت
۵۴	کُنیت سے متعلق غلط فہمی کا ازالہ
۵۵	۳۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا نسب
۵۶	(ا) امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حق میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارت
۵۹	(۲) امامِ اعظم رضی اللہ عنہ فارسی النسل تھے
۶۱	(۳) فقہاءِ ثلاثہ میں سے کوئی بھی فارسی النسل نہ تھا

عنوانات	صفحہ
(۴) امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دعا	۶۲
۴۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی بلند پایہ فقاہت کا بیان	۶۵
باب دوم	
فہمِ قرآن و حدیث کے لئے فقہ کی ناگزیریت	**۸۱**
۱۔ جامعیتِ قرآن و حدیث کے عملی مظاہر	۸۴
۲۔ بطورفن ''علم الفقه'' کی تدوین و تخصّص	۸۵
متغیر احوالِ حیات کی ضرورت	۸۷
۳۔ قرآنِ حکیم سے ''فقہ'' کا ثبوت	۸۹
ایک شبہ کا ازالہ	۹۱
''فقہ'' قرآن و سنت ہی کی پیروی کا نام ہے	۹۳
۴۔ استنباطِ احکام کے لئے فقہ کی ناگزیریت	۹۴
باب سوم	
عِلْمُ الحَدِیث اور فِقْہُ الحَدِیث میں فرق	**۱۰۳**
۱۔ علم الحدیث اور فقہ الحدیث کے دائرہ ہائے کار	۱۰۵

عنوانات	صفحہ
(۱) علم الحدیث	۱۰۵
(۲) علم الفقہ	۱۰۹
(۳) علم الحدیث اور فقہ الحدیث میں فرق	۱۱۲
۲۔ علم الحدیث اور فقہ الحدیث میں فرق کا احادیث سے استدلال	۱۱۶
(۱) احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں علم الحدیث کے فضائل	۱۱۷
(۲) احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں فقہ الحدیث کے فضائل	۱۲۰
(۳) احادیث سے علم الحدیث اور فقہ الحدیث کے فرق پر استدلال	۱۲۳
۳۔ محدّث اور فقیہ کے درمیان فرق پر ائمہ کی تصریحات	۱۲۹
۴۔ محدّث اور فقیہ کے درمیان فرق کے عملی نظائر	۱۳۲
۵۔ ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رُواۃِ حدیث تھے	۱۳۹
مرویّات کے اعتبار سے صحابہ کے مابین طبقات	۱۴۰
۱۔ کثیر الروایۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۴۱
۲۔ اَوسط الروایۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۴۱
۳۔ قلیل الروایۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۴۲
۴۔ اَقَلُّ الروایۃ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۴۴
۶۔ جمیع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف دس مجتہد تھے	۱۴۵

عنوانات	صفحہ
۞ منصبِ افتاء پر صرف ایک سوتیس صحابہ کرام فائز تھے	۱۴۸
۱۔ کثیر الفتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۴۹
۲۔ اوسط الفتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۵۰
۳۔ قلیل الفتاویٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	۱۵۱
۷۔ حصولِ فقہ کے لئے محدّثین کا فقہاء کی طرف رجوع	۱۵۴
(۱) فقہ سکھانے کے لئے جماعتِ صحابہ کی روانگی	۱۵۵
(۲) صحابہ کرام کا ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کی طرف رجوع	۱۵۵
(۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کا حکم	۱۵۷
(۴) اکابر صحابہ کا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع	۱۵۸
(۵) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضرت علقمہؒ کے پاس تشریف آوری	۱۶۰
(۶) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں امام شعبیؒ کا مرجعِ علم ہونا	۱۶۱
(۷) صحابہ کا عطاءؒ بن ابی رِباح کی طرف رجوع کرنے کا حکم	۱۶۳
(۸) اہلِ شام کا امام عبدالرحمٰن بن غنمؒ سے فقہ سیکھنا	۱۶۴
(۹) امام مالکؒ کا امام ربیعہؒ سے فقہ سیکھنا	۱۶۴
(۱۰) محدّثین کی امام حجّاجؒ بن اَرطاۃ کے پاس حاضری	۱۶۴
(۱۱) امام شافعیؒ کا امام محمدؒ بن حسن الشیبانی سے تلمذ کرنا	۱۶۵

عنوانات	صفحہ
(۱۲) امام احمد بن حنبلؒ کا امام شافعیؒ سے فقہ سیکھنا	۱۶۶
باب چہارُم	
اِمامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے حق میں بشارتِ نبوی	۱۷۱
فصل اوّل	
"اگر دین اوجِ ثریا پر بھی ہوا تو پھر بھی اُسے اہلِ فارس میں سے ایک شخص پا لے گا"	۱۷۹
(حدیثِ مذکور کی ستر (۷۰) اسانید کی تخریج)	
۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے تیرہ شاگردوں سے مرویات	۱۸۱
(۱) حضرت ابو غیثؒ کے طریق سے مروی حدیث کی نو (۹) اسانید	۱۸۲
(۲) حضرت یزیدؒ بن الاصم کے طریق سے مروی حدیث کی پانچ (۵) اسانید	۱۸۹
(۳) حضرت عبدالرحمٰن بن یعقوبؒ کے طریق سے مروی حدیث کی سولہ (۱۶) اسانید	۱۹۳
(۴) حضرت شعیب بن زید انصاریؒ کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۰۵

www.MinhajBooks.com

عنوانات	صفحہ
(۵) حضرت سعید بن ابی سعید مقبریؒ کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۰۶
(۶) حضرت سعیدؒ بن میناء کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۰۷
(۷) حضرت خالدؒ بن سعد کے طریق سے مروی حدیث کی دو اسانید	۲۰۷
(۸) شامیؒ شیخ کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۰۹
(۹) حضرت ابو صالح ذکوانؒ کے طریق سے مروی حدیث کی آٹھ اسانید	۲۱۰
(۱۰) حضرت عطاءؒ بن ابی رِباح کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۱۶
(۱۱) حضرت شہرؒ بن حوشب کے طریق سے مروی حدیث کی آٹھ اسانید	۲۱۷
(۱۲) حضرت محمدؒ بن سیرین کے طریق سے مروی حدیث کی تین اسانید	۲۲۱
(۱۳) حضرت جبیرؒ کے طریق سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۲۳
۲۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی سند	۲۲۴
۳۔ حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی چار (۴) اسانید	۲۲۵
۴۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۲۸

عنوانات	صفحہ
۵۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۲۹
۶۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی دو (۲) اسانید	۲۳۰
۷۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۳۲
۸۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۳۳
۹۔ حضرت مندوس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۳۳
۱۰۔ حضرت سفینہ مولیٰ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی حدیث کی ایک سند	۲۳۴
فصل دوم	
”اگر علم اوجِ ثریا پر بھی معلق ہوا تو بھی اُسے ابناءِ فارس میں سے چند لوگ حاصل کر لیں گے۔“	۲۳۷
(لفظِ ”علم“ کے ساتھ حدیث کی بارہ (۱۲) اسانید کی تخریج)	
فصل سوم	
”اگر دین اوجِ ثریا پر بھی ہوا تو اہلِ فارس (یا ابناءِ فارس) میں سے ایک شخص اسے وہاں سے بھی پا لے گا۔“	۲۴۷
(لفظِ **رجل** کے ساتھ بارہ (۱۲) احادیث کی تخریج)	

عنوانات	صفحہ
فصل چہارُم	
اس حدیثِ مبارکہ کو اپنی کتابوں میں بیان کرنے والے محدّثین کی فہرست	۲۵۹
باب پنجم	
اَئمہِ فقہ و حدیث میں صرف امامِ اعظم رضی اللہ عنہ ہی تابعی ہیں	۲۶۵
صحابی کی تعریف	۲۶۸
تابعی کی تعریف	۲۶۹
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تابعی ہونے پر اکیس ائمہ کی اٹھائیس تصریحات	۲۷۱
۱۔ خود امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تصریح	۲۷۱
۲۔ امام ابنِ سعدؒ کی تصریح	۲۷۲
۳۔ امام ابنِ ندیمؒ کی تصریح	۲۷۲
۴۔ امام دارقطنیؒ کی تصریح	۲۷۳
۵۔ خطیب بغدادیؒ کی تصریح	۲۷۳

عنوانات	صفحہ
٦۔ امام سمعانیؒ کی تصریح	۲۷۳
۷۔ علامہ ابنِ جوزیؒ کی تصریح	۲۷۳
۸۔ قاضی ابنِ خلکانؒ کی تصریح	۲۷۴
۹۔ امام ذہبیؒ کی تصریح	۲۷۴
۱۰۔ علامہ صفدیؒ کی تصریح	۲۷۵
۱۱۔ امام یافعیؒ کی تصریح	۲۷۵
۱۲۔ حافظ ابنِ کثیرؒ کی تصریح	۲۷۵
۱۳۔ امام زین الدین عراقیؒ کی تصریح	۲۷٦
۱۴۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ کی تصریح	۲۷۷
۱۵۔ امام بدرالدین عینیؒ کی تصریح	۲۷۸
۱٦۔ امام سخاویؒ کی تصریح	۲۸۰
۱۷۔ امام جلال الدین سیوطیؒ کی تصریح	۲۸۰
۱۸۔ امام قسطلانیؒ کی تصریح	۲۸۱
۱۹۔ قاضی حسین بن محمد دیار بکریؒ کی تصریح	۲۸۲
۲۰۔ امام ابنِ حجر مکیؒ کی تصریح	۲۸۲
۲۱۔ امام ابنِ عماد حنبلیؒ کی تصریح	۲۸۳

عنوانات	صفحہ
امامِ اعظم کے زمانہ میں بائیس (۲۲) صحابہ حیات تھے	۲۸۴
امامِ اعظم کے زمانہ میں حیات صحابہ کے سِنینِ وصال	۲۸۹
ایک شبہ کا ازالہ	۲۹۳
امام بخاریؒ کے نزدیک پانچ سال کی عمر میں سماعِ حدیث صحیح ہے	۲۹۴
امامِ اعظم کا صحابہ سے روایتِ حدیث کرنے پر اٹھارہ (۱۸) ائمہ کی تحقیقات	۲۹۵
۱۔ امام فَضلؒ بن دُکَین کی تحقیق	۲۹۵
۲۔ امام یحییٰؒ بن معین کی تحقیق	۲۹۵
۳۔ امام ابو حامد حضرمیؒ کی تحقیق	۲۹۶
۴۔ امام علی بن محمد بن کاس نخعیؒ کی تحقیق	۲۹۷
۵۔ امام محمد بن عمر بن جعابیؒ کی تحقیق	۲۹۷
۶۔ امام ابونعیم اصبہانیؒ کی تحقیق	۲۹۷
۷۔ امام حسین بن علی صیمریؒ کی تحقیق	۲۹۸
۸۔ امام احمد بن حسین بیہقیؒ کی تحقیق	۲۹۹
۹۔ امام ابنِ عبد البرؒ کی تحقیق	۲۹۹
۱۰۔ امام ابومعشر عبد الکریم شافعیؒ کی تحقیق	۲۹۹

عنوانات	صفحہ
۱۱۔ امام موفق بن احمد مکیؒ کی تحقیق	۳۰۱
۱۲۔ امام سبط ابنِ جوزیؒ کی تحقیق	۳۰۱
۱۳۔ امام خوارزمیؒ کی تحقیق	۳۰۲
۱۴۔ حافظ ابنِ کثیرؒ کی تحقیق	۳۰۲
۱۵۔ امام عبد القادر بن ابی الوفاء قرشیؒ کی تحقیق	۳۰۳
۱۶۔ امام ابنِ حجر مکی شافعیؒ کی تحقیق	۳۰۴
۱۷۔ امام ابنِ عماد حنبلیؒ کی تحقیق	۳۰۴
۱۸۔ امام ابنِ بزاز کردریؒ کی تحقیق	۳۰۵
باب ششم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے اخذِ علم الحدیث کے مراکز	**۳۰۹**
کوفہ: علم الحدیث کا عظیم مرکز	۳۱۲
۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عہدِ فاروقی میں کوفہ آمد اور اِقامت	۳۱۲
۲۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں کوفہ کی شان	۳۱۵
(۱) حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی نظر میں کوفہ کی قدر و منزلت	۳۱۶
(۲) حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کی نظر میں کوفہ کی قدر و منزلت	۳۱۷

صفحہ	عنوانات
۳۱۹	(۳) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی نظر میں کوفہ کی قدر و منزلت
۳۲۱	(۴) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں کوفہ کی قدر و منزلت
۳۲۲	۳۔ مرجعِ علم حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی کوفہ آمد
۳۲۴	حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کا علمی مقام
۳۲۷	۴۔ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کوفہ کو اپنا دار الخلافہ بنایا
۳۲۸	۵۔ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کے تلامذہ کے سبب کوفہ کی علمی مرکزیت
۳۳۱	۶۔ کوفہ پندرہ سو (۱۵۰۰) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قیام گاہ
۳۳۴	۷۔ کوفہ میں مقیم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی پر ائمہ کی تحقیقات
۳۳۴	(۱) امام ابنِ سعدؒ کی تحقیق
۳۳۸	(۲) خلیفہ بن خیاطؒ کی تحقیق
۳۴۱	(۳) امام حاکمؒ کی تحقیق کا تقابلی جائزہ
۳۴۳	۸۔ کوفہ علم الحدیث کا سب سے بڑا مرکز تھا
۳۵۰	یہی کوفہ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا مولد و مسکن اور علمی درسگاہ ہے
۳۵۳	**مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ**
۳۵۴	۱۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ نے پچپن (۵۵) حج کیے

www.MinhajBooks.com

صفحہ	عنوانات
۳۵۵	۲۔ بسلسلہ حج حرمین شریفین میں ساڑھے چار سال قیام
۳۵۶	۳۔ حرمین شریفین میں امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا مزید چھ سالہ مستقل قیام
۳۵۷	۴۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا حرمین میں مجموعی طور پر دس سالہ قیام
۳۵۷	**بصرہ**
	بابِ ہفتم
۳۶۱	**امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے علم الحدیث کے وارث ہیں**
۳۶۴	۱۔ امامِ اعظم کی خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم تک اسانیدِ حدیث
۳۸۱	۲۔ امامِ اعظم کی امہات المؤمنین رضی اللہ عنھن تک آٹھ اسانیدِ حدیث
۳۹۰	۳۔ امامِ اعظم کی عبادلۂ ثلاثہ تک اسانیدِ حدیث
۳۹۰	(۱) امامِ اعظم کی حضرت عبداللہ بن مسعودؓ تک علم الحدیث کی سات اسانید
۴۰۶	(۲) امامِ اعظم کی حضرت عبد اللہ بن عباسؓ تک علم الحدیث کی سات اسانید

عنوانات	صفحہ
(۳) امامِ اعظم کی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تک علم الحدیث کی چھ اسانید	۴۱۲
۴۔ امامِ اعظم کی دیگر اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تک اسانیدِ حدیث	۴۱۸
(۱) امامِ اعظم کی بطریقِ امام شعبی بیالیس (۴۲) صحابہ رضی اللہ عنہم تک متصل اَسانید	۴۱۸
(۲) امامِ اعظم کی بطریقِ امام حسن البصری نو (۹) صحابہ رضی اللہ عنہم تک متصل اَسانید	۴۲۲
(۳) امامِ اعظم کی بطریقِ امام محمد بن المنکدر گیارہ (۱۱) صحابہ رضی اللہ عنہم تک متصل اَسانید	۴۲۴
بابِ ہشتم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، نو (۹) ائمہ اہلِ بیتِ نبوی کے علم الحدیث کے وارث ہیں	**۴۲۷**
۱۔ امامِ اعظم کا امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۳۰
۲۔ امامِ اعظم کا امام زید بن علی رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۴۱
۳۔ امامِ اعظم کا امام عبداللہ بن علی رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۴۶
۴۔ امامِ اعظم کا امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۴۸

عنوانات	صفحہ
۵۔ امامِ اعظم کا امام عبد اللہ بن حسن المُثَنَّی رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۵۴
۶۔ امامِ اعظم کا امام حسن المُثَلَّث بن حسن المُثَنّٰی رضی اللہ عنہم سے اخذِ علم الحدیث	۴۵۸
۷۔ امامِ اعظم کا امام حسن بن زید رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۶۱
۸۔ امامِ اعظم کا امام حسن بن محمد ابنِ حَنَفِیَّہ رضی اللہ عنہم سے اخذِ علم الحدیث	۴۶۵
۹۔ امامِ اعظم کا امام جعفر بن تَمَّام رضی اللہ عنہ سے اخذِ علم الحدیث	۴۷۱
ائمہ اہلِ بیت کے طریق سے بیان کردہ سند بھی باعثِ برکت ہے	۴۷۳
سندِ حدیث پر اعتراض کے جوابات	۴۷۵
بابِ نہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، اکابر تابعین کے علم الحدیث کے وارث ہیں	**۴۷۹**
۱۔ امام ابراہیم نخعی رضی اللہ عنہ (متوفی ۹۵ھ) سے اخذِ حدیث	۴۸۱
۲۔ امام شعبی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۰۴ھ) سے اخذِ حدیث	۴۸۴

www.MinhajBooks.com

عنوانات	صفحہ
۳۔ امام عکرمہ مولیٰ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۰۷ھ) سے اخذِ حدیث	۴۹۱
۴۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۴ھ) سے اخذِ حدیث	۴۹۵
۵۔ امام عطاء بن ابی رِباح رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۴ھ) سے اخذِ حدیث	۴۹۷
۶۔ امام حَکَم بن عُتَیبہ رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۵ھ) سے اخذِ حدیث	۵۰۱
۷۔ امام قاسم بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۶ھ) سے اخذِ حدیث	۵۰۶
۸۔ امام نافع مولیٰ ابنِ عمر رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۷ھ) سے اخذِ حدیث	۵۰۸
۹۔ امام قتادہ بن دِعامہ رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۱۷ھ) سے اخذِ حدیث	۵۱۲
۱۰۔ امام حماد بن ابی سلیمان رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۰ھ) سے اخذِ حدیث	۵۱۷
۱۱۔ امام یزید الفقیر رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۲ھ) سے اخذِ حدیث	۵۲۳
۱۲۔ امام سِماک بن حرب رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۳ھ) سے اخذِ حدیث	۵۲۵
۱۳۔ امام ابنِ شہاب زہری رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۴ھ) سے اخذِ حدیث	۵۲۸
۱۴۔ امام عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۶ھ) سے اخذِ حدیث	۵۳۳
۱۵۔ امام ابو اسحاق سَبیعی رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۷ھ) سے اخذِ حدیث	۵۳۷
۱۶۔ امام عثمان بن عاصم رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۲۸ھ) سے اخذِ حدیث	۵۴۱
۱۷۔ امام محمد بن مُنکدِر رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۳۰ھ) سے اخذِ حدیث	۵۴۴

www.MinhajBooks.com

صفحہ	عنوانات
۵۴۷	۱۸۔ امام منصور بن مُعتمِر رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۳۲ھ) سے اخذِ حدیث
۵۵۲	۱۹۔ امام ہِشَام بن عُروہ رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۴۶ھ) سے اخذِ حدیث
۵۵۵	۲۰۔ امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۴۸ھ) سے اخذِ حدیث
۵۵۸	۲۱۔ امام اعمش رضی اللہ عنہ (متوفی ۱۴۸ھ) سے اخذِ حدیث
	باب دہم
۵۶۵	**امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شیوخِ حدیث اور اُن کی ثقاہت**
۵۶۷	۱۔ امامِ اعظم نے اپنے شیوخ سے کون سا علم حاصل کیا؟
۵۶۹	۲۔ ائمہ فقہ اور صحاحِ ستّہ کے شیوخ کی تعداد کا تقابل
۵۷۱	۳۔ علم الحدیث میں امامِ اعظم کے شیوخ کی تعداد
۵۷۳	۴۔ امامِ اعظم کے حدیث میں بلند پایہ طرق
۵۷۶	۵۔ امامِ اعظم کے شیوخِ حدیث کے اسمائے گرامی
۵۷۸	۶۔ امامِ اعظم کے شیوخ میں سے ایک سو پچیس رجالِ صحاح ستّہ ہیں
۵۸۶	۷۔ شیوخِ امامِ اعظم کی عدالت و ثقاہت
۵۸۶	پہلی وجہ: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تقربِ زمانی

عنوانات	صفحہ
دوسری وجہ: وضعِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ دور	۵۸۷
(۱) امام ابن سیرینؒ کے اقوال	۵۸۷
(۲) امام شعرانیؒ کا قول	۵۹۰
باب یازدہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ، امام بخاریؒ کے شیخ الشیوخ ہیں	۵۹۳
۱۔ امام بخاریؒ کے والدِ گرامی دو طُرق سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں	۵۹۵
۱۔ الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن إبراهيم عن عبد الله بن المبارك عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	۵۹۶
۲۔ الإمام البخاري عن والده إسماعيل بن ابراهيم عن حماد بن زيد عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	۵۹۷
اصولِ حدیث کی روشنی میں چند اہم علمی نکات	۶۰۰
امام بخاریؒ کا مسندِ حدیث پر بیٹھنے سے قبل امامِ اعظم رضی اللہ عنہ اور ان کے شاگردوں کی کتب کا حفظ	۶۰۲
۲۔ امام بخاریؒ صرف ایک واسطہ سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں	۶۰۴

صفحہ	عنوانات
۲۰۴	(۱) الإمام البخاري عن مكي بن إبراهيم عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۰۶	(۲) الإمام البخاري عن الضَّحَّاک بن مَخْلَد عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۰۸	(۳) الإمام البخاري عن أبي عبدالله الأنصاري عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۱۰	(۴) الإمام البخاري عن أبي عبد الرحمان المُقْرِئ عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۱۲	(۵) الإمام البخاري عن عبيدالله بن موسىٰ عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۱۴	(۶) الإمام البخاري عن الفَضل بن دُكَين عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۱۵	۳۔ امام بخاریؒ دو واسطوں سے امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں
۲۱۶	(۷) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن عبد الله بن المبارک عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ
۲۱۸	(۸) الإمام البخاري عن إبراهيم بن موسىٰ عن يزيد بن زُرَيع عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ

عنوانات	صفحہ
(٩) الإمام البخاري عن عَمرو بن زُرارة عن هُشَيم بن بَشِير عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٦٢٠
(١٠) الإمام البخاري عن عَبَّاد بن يعقوب عن عَبَّاد بن العَوَّام عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٦٢٢
(١١) الإمام البخاري عن يَحيَى بن مَعِين عن وَكِيع بن الجَرَّاح عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٦٢٤
(١٢) الإمام البخاري عن مَحمود بن غَيلان عن عبد الرَّزَّاق بن هَمَّام عن الإمام الأعظم رضی اللہ عنہ	٦٢٦
باب دوازدہم	
امام بخاریؒ کی ثلاثیات کے راوی بھی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ ہیں	**٦٢٩**
۱۔ امام بخاری کی سندِ عالی ''ثلاثی'' ہے	٦٣١
۲۔ امام بخاری کی ۲۲ ثلاثیات میں سے ۲۱ کے راوی امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں	٦٣١
۳۔ ثلاثیاتِ بخاری کے رُواۃ جو امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کے تلامذہ ہیں	٦٣٢
(۱) امام مکی بن ابراہیم (متوفی ۲۱۵ھ)	٦٣٢

عنوانات	صفحہ
(۲) امام ابو عاصم ضحاک بن مخلد النبیل (متوفی ۲۱۲ھ)	۶۳۲
(۳) امام محمد بن عبد اللہ انصاری (متوفی ۲۱۵ھ)	۶۳۳
(۴) امام خلاد بن یحیٰ (متوفی ۲۱۳ھ)	۶۳۳
۴۔ امام بخاری کی بائیس (۲۲) ثلاثیات کی اَسانید اور متون	۶۳۴
باب سیزدہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ ائمہ صحاح ستّہ، امام شافعیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ کے شیوخ میں سے ہیں	**۶۵۳**
۱۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ گیارہ (۱۱) طُرق سے ائمہ صحاح ستّہ کے شیخ ہیں	۶۵۵
(۱) امامِ اعظمؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ کے واسطہ سے ائمہ صحاح کے شیخ ہیں	۶۵۶
(۲) امامِ اعظمؒ، عبد اللہ بن مبارکؒ کی دوسری سند کے ذریعے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۵۹
(۳) امامِ اعظمؒ، یزیدؒ بن زُرَیع کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۶۱
(۴) امامِ اعظمؒ، ھُشَیمؒ بن بشیر کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۶۳
(۵) امامِ اعظمؒ، عَبّادؒ بن عوّام کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۶۵

عنوانات	صفحہ
(۶) امامِ اعظمؒ، وکیعؒ بن جرّاح کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۶۷
(۷) امامِ اعظمؒ، وکیعؒ بن جرّاح کی دوسری سند کے ذریعے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۶۹
(۸) امامِ اعظمؒ، یزیدؒ بن ہارون کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۷۱
(۹) امامِ اعظمؒ، عبد الرزاق بن ہمامؒ کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۷۳
(۱۰) امامِ اعظمؒ، مکیؒ بن ابراہیم کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۷۶
(۱۱) امامِ اعظمؒ، فضلؒ بن دُکین کے واسطہ سے ائمہِ صحاح کے شیخ ہیں	۶۷۸
۲۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ چار (۴) طُرق سے امام شافعیؒ کے شیخ ہیں	۶۸۱
(۱) امامِ اعظمؒ، محمدؒ بن حسن الشیبانی کے واسطہ سے امام شافعیؒ کے شیخ ہیں	۶۸۱
امام محمدؒ کا امامِ اعظمؒ کی مصاحبت اختیار کرنا	۶۸۲
امام شافعیؒ کی امام محمدؒ سے خصوصی نسبتِ تلمذ کا بیان	۶۸۳
(۲) امامِ اعظمؒ، مسلمؒ بن خالد کے واسطہ سے امام شافعیؒ کے شیخ ہیں	۶۸۶
(۳) امامِ اعظمؒ، علیؒ بن ظبیان کے واسطہ سے امام شافعیؒ کے شیخ ہیں	۶۸۸
(۴) امامِ اعظمؒ، عبدالمجیدؒ بن عبدالعزیز کے واسطہ سے امام شافعیؒ کے شیخ ہیں	۶۹۰

عنوانات	صفحہ
۳۔امامِ اعظمؒ بارہ (۱۲) طُرق سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۶۹۲
(۱) امام احمدؒ بن حنبل، امام محمدؒ بن حسن الشیبانی کے واسطہ سے امامِ اعظمؒ کے فیض یافتہ ہیں	۶۹۲
(۲) امامِ اعظمؒ، قاضی ابو یوسفؒ کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۶۹۴
امام احمد بن حنبلؒ کی امام ابو یوسفؒ سے خصوصی نسبتِ تلمذ کا بیان	۶۹۷
(۳) امامِ اعظمؒ، ھُشَیمؒ بن بشیر کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۶۹۸
(۴) امامِ اعظمؒ، عَبَّادؒ بن عَوّام کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۰۰
(۵) امامِ اعظمؒ، اسحاقؒ بن یوسف کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۰۲
(۶) امامِ اعظمؒ، وَکیعؒ بن جرّاح کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۰۴
(۷) امامِ اعظمؒ، علیؒ بن عاصم کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۰۶

عنوانات	صفحہ
(۸) امامِ اعظمؒ، جعفرؒ بن عون کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۰۸
(۹) امامِ اعظمؒ، عبدالرزاق بن ھمامؒ کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۱۰
(۱۰) امامِ اعظمؒ، ضحّاکؒ بن مَخْلَد کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۱۲
(۱۱) امامِ اعظمؒ، عبداللہ بن یزید مُقریؒ کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۱۴
(۱۲) امامِ اعظمؒ، فَضَلؒ بن دُکَین کے واسطہ سے امام احمد بن حنبلؒ کے شیخ ہیں	۷۱۶
باب چہاردہم	
امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے امام بخاریؒ کے عدمِ روایت کی وجوہات پر بحث و تحقیق	**۷۱۹**
۱۔ کسی محدّث سے عدمِ روایت اس کے ضعف کی دلیل نہیں	۷۲۱
(۱) 'صحیحین' میں امام شافعیؒ سے بھی روایت نہیں کیا گیا	۷۲۲

عنوانات	صفحہ
(۲) امام بخاریؒ نے امام احمد بن حنبلؒ سے براہِ راست صرف ایک حدیث روایت کی	۴۲۳
(۳) امام بخاری نے 'الصحیح' میں اپنے شیخ 'الذھلی' کا پورا نام نہیں لیا	۴۲۵
پورا نام نہ لکھنے کی وجہ...... عقیدۂ خلقِ قرآن کا الزام	۴۲۶
(۴) امام مسلمؒ نے 'الصحیح' میں امام بخاریؒ سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی	۴۲۹
امام مسلمؒ کا اپنے شیوخ سے استناد اور اس کا موازنہ	۴۳۳
(۵) امام مسلمؒ کی سند سے سنن ترمذی میں صرف ایک روایت	۴۳۶
سنن ترمذی میں بعض ثقہ رُواۃ سے مروی احادیث کی تعداد	۴۳۷
سنن ترمذی میں بعض ضعیف رُواۃ سے مروی احادیث کی تعداد	۴۳۸
(۶) امام بخاریؒ کی سند سے سنن نسائی میں صرف ایک روایت	۴۳۹
(۷) امام احمد بن حنبلؒ نے "سلسلۃ الذھب" کے طریق سے صرف ایک روایت لی	۴۴۰
۲۔ عدمِ روایت کا سبب ایمان کی تعریف سے متعلق علمی اختلاف ہے	۴۴۳
۳۔ امام بخاریؒ کا قول: ''میں نے اپنے عقیدہ کے خلاف کسی سے روایت قبول نہیں کی''	۴۴۶

عنوانات	صفحہ
۴۔ امام بخاریؒ نے امامِ اعظمؒ پر ضعیف الحدیث ہونے کا الزام نہیں لگایا	۷۴۷
۵۔ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ پر مرجئہ کے الزام کی حقیقت	۷۴۷
٦۔ امام بخاریؒ پر خود خلقِ قرآن کا الزام لگایا گیا	۷۵۸
۷۔ صحاحِ ستہ میں مرجئہ سے مروی روایات بھی موجود ہیں	۷۵۹
(۱) عبد العزیز بن ابی رواد سے الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷۵۹
(۲) ابراہیمؒ بن طہمان سے الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷٦۱
(۳) ایوبؒ بن عائذ سے الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷٦۲
(۴) عثمانؒ بن غیاث سے ا الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷٦۳
(۵) عمر بن ذر الھمدانیؒ سے الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷٦۴
(٦) ابو معاویہ محمد بن خازمؒ سے الزامِ اِرجاء کے باوجود روایتِ حدیث	۷٦٦
’’صحیح البخاری‘‘ میں مزید گیارہ مرجئہ رُواۃ کی فہرست	۷٦۸
بعض شبہات کا ازالہ	۷۷۱

صفحہ	عنوانات
	باب پانزدہم
۷۷۳	**امامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی احادیث**
۷۷۶	علم الاسناد کی اہمیت
۷۷۸	عالی اور نازل اسناد
۷۸۰	عالی اِسناد کی فضیلت پر ائمہ کی آراء
۷۸۱	اعلیٰ اسانید کے تین درجات
۷۸۲	محدّثین کے پاس سب سے اعلیٰ اسانید ثلاثیات ہیں
۷۸۵	امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سندِ عالی ''اُحادی'' ہے
۷۸۶	۱۔ سولہ (۱۶) احادیاتِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ کا متن
۷۹۸	اہم علمی نکات
۸۰۰	۲۔ ثنائیاتِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ
	﴿اِمامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی دو واسطوں کی رِوایات کا بیان﴾
۸۲۵	۳۔ ثلاثیاتِ امامِ اعظم رضی اللہ عنہ
	﴿اِمامِ اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی تین واسطوں کی رِوایات کا بیان﴾

www.MinhajBooks.com

عنوانات	صفحہ
خلاصۂ بحث	۸۵۷
❁ مآخذ و مراجع	۸۶۱

www.MinhajBooks.com

مُقدّمہ

صدر اسلام کا دور تھا اور شہرِ کوفہ جیسے مرکز علم و ثقافت کی جامع مسجد۔ رات کے اوقات میں روشنی کا اہتمام چراغ جلا کر کیا جاتا تھا۔ کوفہ کی اس جامع مسجد کا خادم حسبِ معمول صبح کے وقت مسجد میں چراغ جلا کر تہجد کی اذان دینے مسجد کے ہال میں داخل ہوا تو ایک شخص خشیت و عبادت کی تمام تر کیفیات کے ساتھ مناجات میں مصروف تھا۔ اس نے سوچا کوئی مسافر ہوگا اس لئے معمول کی بات سمجھتے ہوئے چراغ جلایا لیکن اس کی نظر جب اس شخص کے چہرے پر پڑی تو وہ ایک دم ٹھٹک کر رہ گیا۔ چراغ کی روشنی نے ایک راز فاش کر دیا تھا، گڑگڑا کر رونے اور اپنی داڑھی پکڑ کر اللہ کی بارگاہ میں اپنے گناہوں کی بخشش طلب کرنے والی یہ شخصیت شہر کی معزز ترین ہستی اور تین براعظموں پر پھیلے ہوئے عالم اسلام کے امام و مقتداء امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔ یہ رات سے اس مسجد میں تھے اور عشاء کی نماز کے بعد سے اب تک بلک بلک کر رو رہے تھے۔ قارئین! یہ ایک دن کی بات نہیں تھی بلکہ سالہا سال کا معمول تھا۔ یہ اور اس طرح کے بے شمار واقعات ائمہ کرام نے اپنی اپنی گراں مایہ تصانیف میں ذکر کئے۔

عبادت و ریاضت اور مناجات تو ہر صوفی زاہد اور متقی کے بنیادی اوصاف میں شامل ہے لیکن یہ زاہد شب زندہ دار دن بھر تجارت، تبلیغ اور تعلیم و تدریس کی بھاری ذمہ داریاں نبھاتا تھا۔ تعلیم و تدریس بھی ایسی کہ قدرت اس سے ہزاروں ایسے تلامذہ کو تیار کروا رہی تھی جو ہر سو پھیلتے ہوئے مسلمانوں کے لئے قرآن و حدیث کی نصوص کو سامنے رکھ کر روزمرہ کے مسائل کا قابل عمل حل پیش کرسکیں۔ گویا ایک صدی قبل ظہورِ قدسی کے ساتھ جو وحی اترنا شروع ہوئی اور ۲۳ سال تک اترتی رہی پھر اس قرآنِ ناطق تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو جو تشریحات اور تعبیرات ارشاد فرمائیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ مبارکہ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی حکمتِ طیبہ دونوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے، ایسے اصول وضوابط کی تعیین و تدوین ہو رہی تھی جو آئندہ صدیوں تک قصرِ اسلام کی حفاظت و تمکنت کی ضامن تھی۔ بلاشبہ یہ چہارگانہ فرائضِ نبوت کی تکمیل کا قدرتی سامان ہو رہا تھا۔ اِس حساس، بھاری اور اَہم ترین ذمہ داری سے عہدہ برائی کے لیے قدرت نے امام ابوحنیفہ کا انتخاب کیا تھا تو اس فضل و احسان پر اظہارِ تشکر کی ادائیں بھی منفرد تھیں۔ بالکل اسی طرح جیسے حضور تاجدارِ کائنات ﷺ، اللہ تعالیٰ کے بے حد و حساب اِحسانات پر سراپا عجز و نیاز اور پیکرِ شکر و سپاس رہتے تھے۔

اس بات پر سب متفق ہیں کہ اسلامی فقہ کی تدوینِ اوّل امام صاحب نے فرمائی بلکہ خود امام شافعی جیسے مجتہد، محدث نے بھی فرمایا: ''قیامت تک جو شخص بھی دین کی سمجھ حاصل کرنا چاہے گا وہ ابوحنیفہ کے فیضانِ علم کا محتاج ہوگا۔'' یہی وجہ ہے کہ اَصحابِ علم وفن امام اعظم جیسے اَکابر اَئمہ کو بھی حضور ﷺ کے خصائص میں شمار کرتے ہیں۔ جس طرح قرآن، حضور نبی اکرم ﷺ کا ایک زندہ معجزہ اور خصوصیت ہے، آپ ﷺ کی سنتِ مطہرہ کو محفوظ و مامون بنانے کے لیے حدیث کا شاندار ذخیرہ بھی حضور ﷺ کے خصائص میں سے ہے، اُسی طرح اَئمہ مجتہدین اور بالخصوص امام اعظم کا وجود بھی حضور ﷺ کی شانِ ختمِ نبوت کا زندہ معجزہ ہے۔ ان پاکانِ اُمت کی ہر ادا نرالی اور ہر پہلو اتنا شاندار ہے کہ عظمتیں بھی یہاں رشک کر رہی ہیں۔

لیکن ...... تاریخ کے اَوراق ...... صفحہ ہستی کے ان عظیم ترین اَئمہ کرام پر ہونے والے مظالم کی دکھ بھری داستانیں بھی سناتے ہیں۔ حیرانی اور تعجب اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ ''انسانی مخلوق'' ہر دور میں اس قدر تضادات، احسان فراموشی اور ناقدری کی مرتکب ہوتی رہی؟ اس تعجب کے ساتھ احساسِ ندامت میں اس وقت مزید اضافہ ہو جاتا ہے جب ان محسنینِ اسلام پر اُٹھنے والے ستم گر ہاتھ بھی اہل اسلام کے ہی نظر آتے ہیں۔

کہتے ہیں شخصیت جتنی عظیم ہوتی ہے اس کی مخالفت بھی اس قدر شدید ہوتی ہے اور اس کی آزمائش بھی اتنی ہی سخت ہوتی ہے۔ امام صاحب کو بھی مخالفت و عداوت اور

آزمائش کی سخت ترین بھٹی سے گزرنا پڑا۔ صاحبانِ عزیمت کی طرح امام صاحب نے بیک وقت دو سطحوں پر صبر و برداشت کی بھاری سلوں کو اپنے سینہ مبارک پر اٹھایا۔ مخالفت کی ایک سطح ’’بادشاہت‘‘ کا روایتی حربہ تھا۔ امام صاحب کی زندگی میں بنو اُمیہ کا خاتمہ بھی ہوا اور بنو عباس کا آغاز بھی۔ اس لئے بنو اُمیہ کے آخری بادشاہ مروان بن محمد اور بنو عباس کے ابوجعفر منصور کے حکم پر باری باری آپ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرتے رہے۔ بالآخر اس ظلم کی بدترین علامت بادشاہت کے ہاتھوں جیل میں زبردستی زہر پلوانے پر آپ نے جامِ شہادت نوش کیا۔ بقول شخصے:

جفا کی تیغ سے گردن وفا شعاروں کی
کٹی ہے برسرِ میداں مگر جھکی تو نہیں

آپ سے کوئی اخلاقی جرم صادر نہیں ہوا تھا، نہ آپ نے کسی کا جانی مالی نقصان کیا تھا، آپ کا جرم صرف اور صرف یہ تھا کہ آپ نے مفتی اعظم اور وزیرخزانہ جیسا اعلیٰ حکومتی عہدہ قبول نہ کرکے بادشاہت کا حصہ بننے سے انکار کردیا تھا۔ یہ تو آپ پر روا رکھا جانے والا جسمانی ظلم تھا جو مزعومہ سیاسی مصلحتوں نے جاری رکھا اور آپ کے وصال کے ساتھ ہی ختم ہوگیا۔ لیکن ظلم، ناشکری اور تعصب و عناد کی ایک دوسری صورت بھی تھی جو اس وقت آپ کے معاصر حاسد علماء نے شروع کی اور پھر نسل در نسل متعصب ذہنیت رکھنے والے مذہبی طبقات میں منتقل ہوتی رہی۔ یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا بلکہ صدیاں گزرنے کے بعد اب بھی مخصوص ’’مذہبی‘‘ پس منظر رکھنے والے لوگ آپ کے خلاف حسد، بغض اور مخالفت کا ابلیسی مشن جاری رکھے ہوئے ہیں۔ گذشتہ کئی صدیوں سے آپ کے خلاف جو پروپیگنڈہ سب سے زیادہ ہو رہا ہے وہ آپ کی علم حدیث سے دوری، لاعلمی اور ناقدری کا الزام ہے۔ یہ کتنی عجیب بات ہے کہ آج بھی پورے عالم اسلام کا اَسی (۸۰) فیصد حصہ امام اعظم کے فقہی اصولوں کا مقلد ہے لیکن پھر بھی آپ کو حدیث سے لاعلم کہا جاتا ہے۔ تاہم یہ نظام خداوندی کا حصہ ہے کہ ان مخالفانہ رویوں اور مسلسل متعصّبانہ کاوشوں کے باوجود اب بھی ابوحنیفہ ’’امام اعظم‘‘ ہی

ہیں اور اِنْ شاءَ اللہ رہتی دنیا تک ''امامِ اعظم'' کا اعزاز آپ ہی کے سر سجا رہے گا۔

قرآن و سنت کے صحیح پیغام اور بزرگانِ دین بالخصوص ائمہ فقہ و حدیث کی ترجمان تحریکِ منہاجُ القرآن کے بانی شیخ الاسلام والمسلمین محققِ عصر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی نے دیگر محاذوں پر دادِ شجاعت دینے کے ساتھ ساتھ اس اہم معاملے پر بھی توجہ مرکوز کی۔ امام اعظم کی فقہی خدمات سے ہٹ کر صرف علم حدیث پر تفردات و امتیازات کو اکٹھا کیا اور ان تحقیقات کو کتابی شکل میں لانے سے پہلے ایک شاندار علماء و مشائخ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ یہ تاریخی اجتماع چونکہ اس نادر تحقیقی کتاب کا پیش خیمہ تھا اس لئے قارئین کی دلچسپی کے لئے اس کا مختصر احوال بھی پیش خدمت ہے۔

۲۹ مارچ ۲۰۰۵ء بروز بدھ اہلِ پاکستان، بالخصوص اور جہاں بھر میں بسنے والے اہل اسلام کے لئے ایک تاریخی، خوشگوار اور خوبصورت دن تھا۔ خطہ لاہور اپنی دیرینہ روایت کے اس شاندار اظہار پر ناز کر رہا تھا۔ یہ اس علمی و تحقیقی اور ثقافتی روایت کا پر جوش اظہار تھا جو کبھی بغداد، دمشق، قاہرہ، کوفہ، نیشاپور، بخارا اور دہلی جیسے اسلامی ثقافت اور تعلیم و تربیت کے مراکزِ علم و تحقیق کا طرہ امتیاز ہوا کرتے تھے۔ اہلِ علم وفن کے قافلے کشاں کشاں کسی ماہر و فائق عالم یا بزرگ کے پاس آتے اور روحوں کی تشنگی بجھا کر آگے چل دیتے۔ یہ کلچر کسی اور قوم کا نہیں ہمارا اپنا اسلامی کلچر تھا۔ اسی سنجیدہ، تاریخی، علمی کلچر کی ایک جھلک ۲۹ مارچ کو منہاجُ القرآن کے سبزہ زار میں دیکھنے کو ملی۔ اس روز یہاں ''امام اعظم کانفرنس'' کا انعقاد ہو رہا تھا۔ امام اعظم کی شخصیت کے صرف ایک پہلو یعنی حدیث میں آپ کی خدمات پر مفکرِ اسلام نے خطاب کرنا تھا۔ لوگ ملک کے کونے کونے سے علماء و مشائخ کی سرپرستی میں کشاں کشاں یہاں علی الصبح پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ وسیع و عریض پنڈال متبع سنت علماء کے جگمگاتے چہروں سے منور تھا۔ سامنے ایک سٹیج پر سیکڑوں اکابر علماء و مشائخ مہمانانِ خصوصی کی نشستوں پر براجمان تھے۔ پنڈال کے دوسرے حصے میں ہزاروں باپردہ خواتین اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ گھریلو خواتین سمیت کئی طالبات اور

معلمات بھی خطاب سننے آئیں تھیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس خالص علمی خطاب کے پورے دورانیے میں خواتین پورے انہاک سے بیٹھی رہیں۔ حاضرین کے قافلے جس شوق اور دل چسپی کا مظاہرہ کر رہے تھے دیکھ کر خوشی ہو رہی تھی کہ ''چھپے سنگ ریزوں میں گوہر بھی ہیں کچھ''۔ ہمارے معاشرے کے سارے لوگ ابھی کور ذوق اور دنیادار نہیں ہوئے، ابھی معاشرے میں علم کی پیاس موجود ہے۔ اسلاف کے ساتھ گہری محبتوں کے حامل پیرو جواں ختم نہیں ہوئے۔ کانفرنس کے آغاز کا وقت ہوا تو شمعِ محفل کانفرنس کے روحِ رواں اور بطلِ اسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری مشائخ و علماء کے بڑے ہجوم کے ہمراہ پنڈال میں تشریف لائے۔ یوں لگا جیسے ہزاروں علماء کے اجتماع میں جان آ گئی ہے۔ یہ جلسہ عام کا اجتماع تھا نہ یہ روایتی درس قرآن تھا۔ لوگ سیرۃ النبی ﷺ پر مفکرِ اسلام کا ایمان پرور خطاب سننے کی تڑپ لے کر آئے تھے نہ سابقہ اَدوار میں ہونے والے سیاسی اقدامات کے اعلانات ہونے تھے، بلکہ آج یہ لوگ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے روحانی فرزند اور علمی وارث شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مد ظلہ العالی سے امام صاحب کے ان علمی کارناموں پر خطاب سننے کے لئے آئے تھے جو عام طور پر پڑھے لکھے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہیں۔ امام اعظم کو لوگ ایک مجتہد اور فقیہ کے طور پر جانتے اور مانتے ہیں لیکن صدیوں کے مخالفانہ پروپیگنڈے نے ان کے کچھ علمی گوشوں کو گرد آلود کر دیا تھا۔ آج کی یہ پروقار مجلس اور شاندار کانفرنس اس تاریخی بددیانتی کی اس گرد کو جھاڑنے کے لئے منعقد ہو رہی تھی۔ ۲۰۰۴ء میں حضرت شیخ الاسلام نے یورپ کی فضاؤں میں بھی امام اعظم کے حضور برمنگھم کی گھمکول مسجد کے وسیع و عریض ہال میں اسی قسم کا خراجِ عقیدت پیش کیا تھا لیکن اُس کانفرنس میں موجود کئی حاضرین یہاں بھی موجود تھے۔ ان کے بقول موضوع اگرچہ ایک تھا لیکن وہ خطاب اور اس کے مندرجات قطعی مختلف تھے۔ ہمارے ہاں چوں کہ توانا علمی روایت موجود نہیں رہی اس لئے لوگ کبھی سطحی موضوعات سے آگے سوچتے بھی نہیں۔ خود علماء بھی لوگوں کی اسی سطحیت کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے روایتی عنوانات پر ہی خطابت کے جوہر دکھا کر (اِلَّا ما شَاءَ اللهُ) اپنی محنت وصول کرنے پر ہی توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ یہی وجہ

ہے کہ شرکاء کانفرنس کی اکثریت خطاب سے پہلے یہ گمان کر رہی تھی کہ علم حدیث کی اَدق اِصطلاحات لوگوں کی سماعتوں کو تھکا دیں گی اور لوگ اتنی دیر تک شاید جم کر نہ بیٹھ سکیں مگر خطیبِ ملت کی سحر انگیزی نے ان لوگوں کے یہ خدشات غلط ثابت کر دیے۔ مسلسل پانچ گھنٹے سامعین، بھوک پیاس سے بے نیاز ہو کر بیٹھے رہے اور اگر نماز ظہر کا وقت نکلنے کا خطرہ نہ ہوتا تو یہ نشست شاید اس سے بھی دگنے وقت میں مکمل ہوتی۔ ۲۹ مارچ ۲۰۰۵ء کو منہاج القرآن پارک میں ہونے والی یہ تاریخی اِمامِ اَعظم کانفرنس کئی اعتبارات سے ایک منفرد اجتماع تھا۔ لیکن اس کانفرنس کا سب سے نمایاں پہلو حضرت شیخ الاسلام کا وہ شاہکار خطاب تھا جس نے ہزاروں علماء کے منہ سے یہ بے ساختہ اعتراف کروادیا کہ ''ہم حنفی تو تھے لیکن حنفی ہونے پر فخر آج محسوس کیا''۔

تحریک کے نمائندہ ماہنامہ منہاج القرآن کے شمارہ مئی ۲۰۰۵ء میں اس تاریخی کانفرنس کی رُوداد چھپی۔ بعدازاں امام اعظم نمبر میں شرکاء سمیت مرکزی خطاب کا مکمل متن بھی شائع کیا گیا۔ چوں کہ خطاب میں قلتِ وقت کے پیشِ نظر بہت سی چیزیں بیان نہیں کی جاسکتی تھیں اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ انہی خطوط پر ایک جامع کتاب مرتب کی جائے۔ چنانچہ نقل شدہ مسودے پر ابتداءً حافظ فرحان ثنائی اور محمد ضیاء الحق رازی نے ترتیب و تدوین کا آغاز کر دیا۔ یہ مواد جب ابتدائی ترتیب کے ساتھ حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے موضوع پر ازسرِ نو جائزہ لے کر بہت سی تبدیلیاں فرمائیں اور متعدد موضوعات اور اَبواب کا اضافہ کر دیا چنانچہ اب یہ کتاب ایک جلد کی بجائے تین ضخیم جلدوں پر منقسم کر دی گئی۔ شعبہ تحقیق میں شبانہ روز خدمات سرانجام دینے والے فاضل نوجوان حافظ فرحان ثنائی نے قائدِ محترم کی براہِ راست سرپرستی میں اس علمی پروجیکٹ کی تحقیق و تدوین کا کام اَز سرِ نو شروع کر کے اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور الحمد للہ تعالیٰ اب اس ضخیم کتاب کا پہلا حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حافظ صاحب کے ساتھ محمد وسیم الشحمی نے اُردو ادب کے حوالے سے اَدق بینی سے پروف ریڈنگ کا فریضہ سرانجام دیا۔

امام صاحب کی خدماتِ فقہ پر بے شمار علماء نے مستقل کتب تصنیف کیں جن میں متقدمین علماء بھی شامل ہیں اور متاخرین علماء بھی۔ اسی طرح آپ کی علمِ حدیث میں خدمات کے اعتراف پر بھی ہر دور کے علماء نے قابلِ قدر علمی کاوشیں مرتب کیں۔ دل چسپ بات یہ ہے کہ امام صاحب کی خدمات پر اَحناف سے زیادہ مالکی، شافعی اور حنبلی علماء نے لکھا ہے۔ ان اجل ائمہ میں امام ابوعبد اللہ احمد بن علی صیمری (متوفی ۴۳۶ھ)، قاضی ابو عمر یوسف بن عبد البر مالکی (۴۶۲ھ)، حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد غزالی شافعی (۵۰۵ھ)، امام فخر الدین رازی شافعی (۶۰۶ھ)، امام ابو زکریا یحیٰی بن شرف نووی شافعی (۶۷۶ھ)، حافظ جمال الدین یوسف بن عبد الرحمٰن مزی شافعی (۷۴۲ھ)، امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی شافعی (۷۴۸ھ)، مجد الدین فیروز آبادی شافعی (۸۱۷ھ)، حافظ ابن حجر عسقلانی شافعی (۸۵۲ھ)، علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی (۹۰۹ھ)، امام جلال الدین سیوطی شافعی (۹۱۱ھ)، حافظ محمد بن یوسف صالحی دمشقی شافعی (۹۴۲ھ)، قاضی حسین بن محمد دیار بکری مالکی (۹۶۶ھ)، امام احمد بن حجر ہیتمی مکی شافعی (۹۷۳ھ)، امام عبد الوہاب شعرانی شافعی (۹۷۳ھ) جیسے جلیل القدر لوگوں کے نام شامل ہیں۔ علاوہ ازیں گذشتہ دو تین صدیوں میں بھی عرب و عجم میں امام صاحب پر برابر کام ہوتا رہا۔ لیکن آپ کے علمِ حدیث پر ایک ایسی ضخیم تحقیقی کتاب کی ضرورت تھی جس میں امام صاحب کی فقہی خدمات کی طرح علم حدیث میں نمایاں کارناموں کا بھرپور احاطہ ہو سکے۔ یہ کام اَحناف کے ذمے ایک تاریخی قرض تھا اور قدرت نے حضرت شیخ الاسلام کو اس سعادت سے سرفراز کر دیا۔ آپ نے اس کتاب میں موضوع سے متعلق جن علمی مباحث پر منفرد انداز سے گفتگو کی اور اپنے نتائج علمی کو تاریخی حوالوں سے مزین فرمایا ان میں علم الحدیث اور فقہ الحدیث میں فرق، امامِ اعظم کے حق میں بشارتِ نبوی کی تحقیق اور امام اعظم کے اخذِ علم حدیث کے مراکز کو زیرِ بحث لاتے ہوئے ثابت کیا گیا ہے کہ امام صاحب اکابر صحابہ، ائمہ اہلِ بیتِ نبوی اور اکابر تابعین کے علمِ حدیث کے وارث ہیں۔ نیز مستند تاریخی حوالوں سے یہ بات واضح کی گئی ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابو

داؤد، امام نسائی اور امام ابنِ ماجہ سمیت متعدد ائمہ حدیث کے شیخ الشیوخ ہیں۔ امام ابوحنیفہ کے تلامذہ کی مرویات کو ایک طرف کر دیا جائے تو صحاح ستہ میں بچتا ہی کچھ نہیں۔ کتاب ہٰذا کے آخر میں ثبوتِ مقدمہ کے لئے **۹۶ احادیث** (اُحادیات، ثنائیات، ثلاثیات) کو درج کیا گیا ہے جو امام صاحب سے مروی ہیں۔ کتاب کے متنوع موضوعات، ان کی حسنِ ترتیب اور مستند علمی سرچشموں سے مواد کی فراہمی اس کتاب کی ایسی خصوصیات ہیں جو اسے بلا شبہ تمام معاصر کتب پر فوقیت دے رہی ہیں۔

اِن شاء اللہ اس کتاب کی وسیع پیمانے پر اشاعت و ترویج کا اہتمام امام صاحب کے خلاف پھیلائے گئے صدیوں کے پروپیگنڈے کو اپنی موت آپ مار دے گا۔ علماء، خطباء، مدرسین، یونیورسٹیوں کے اساتذہ اور دینی طلباء کے حلقوں میں اس کی رسائی کو ممکن بنایا جانا چاہیے۔ اس کاوش کے مقاصد میں ایک اعلیٰ مقصد ملک میں پائے جانے والے اَحناف کے دو واضح مذہبی طبقوں کے درمیان وحدت کا فروغ بھی ہے۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ اس خلیج میں بھی خاطر خواہ کمی واقع ہوگی۔ حافظ فرحان ثنائی کے مرتبہ مسودے پر اوّلاً پروفیسر ظہور اللہ الازہری نے نظرِ ثانی کی اور بعد ازاں FMRi کی رِیسرچ رِیویو کمیٹی کی سفارش پر راقم نے اس کے مندرجات ترتیبِ مواد اور زبان و بیان کو حتی المقدور حد تک عام فہم بنانے کی کاوش کی۔ ہم نے خالصتاً اَدق علمی و تحقیقی اور فنی گفتگو کو آسان، سہل اور رواں انداز میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہِ اقدس میں دعا ہے کہ وہ ہماری تمام کاوشوں کو شرف قبولیت سے نوازے اور علماء و خطباء کو امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے علمی، روحانی اور اجتہادی فیض سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ (آمین! بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

ڈاکٹر علی اَکبر الازہری
ڈائریکٹر رِیسرچ
فریدِ ملّت رحمۃ اللہ علیہ رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ
یکم رمضان المبارک، ۱۴۲۸ھ